سوا ل ا : حدیث أصحابی کالنّجوم ، بأیّهم اقتدیتم اہتدیتم بلحاظِ سند کیسی ہے ؟
جواب : أصحابی کالنّجوم ، بأیّهم اقتدیتم اہتدیتم ''میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ، ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے ، ہدایت پا جاؤ گے ۔''
یہ حدیث سخت ترین ''ضعیف'' ہے ، اس کی ساری کی ساری سندیں ''ضعیف '' ہیں۔
★١ حدیثِ جابر :
(المؤتلف للدارقطنی : ٤/١٧٧٨، جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبدالبر : ١٧٦٠)
تبصرہ :
اس کی سند ''ضعیف وساقط'' ہے ، کیونکہ :
(ا) اس میں اعمش بن سلیمان ''مدلس '' ہیں ، جو کہ ''عن'' سے روایت کر رہے ہیں ، نیز اعمش کا ابو سفیان سے سماع بھی نہیں ہے ۔
(ب) اس کا راوی سلام بن سلیمان المدائنی ''ضعیف '' ہے ۔(تقریب التهذیب لابن حجر : ٢٧٠٤)
(ج) امام عبدالبر نے اس کے راوی الحارث بن غصین کو ''مجہول '' کہا ہے ۔
دوسری سند : (غرائب مالک للدارقطنی ، عن جمیل بن زید عن مالک عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر )
حافظ ابنِ حجر لکھتے ہیں : وجمیل لا یعرف ، ولا اصل لہ فی حدیث مالک ولا من فوقہ ۔
''جمیل مجہول ہے ، اس حدیث کی مالک اور اس سے اوپر والے راویوں سے کوئی حقیقت نہیں ہے''
(التلخیص الحبیر : ٤/١٩٠)
★٢ حدیث عمر : (الکامل لابن عدی :٣/١٠٥٧، المدخل للبیهقی:١٥١، الکفایہ للخطیب: ٩٥ہ ٩٦)
تبصرہ :
اس کی سند سخت ترین ''ضعیف'' ہے ، کیونکہ :
(ا) اس میں عبدالرحیم بن زید العمی راوی ''متروک '' ہے ، اس کو امام یحییٰ بن معین نے ''کذاب'' قرار دیا ہے ۔(التقریب : ٤٠٥٥)
(ب) اس کا باپ زید العمی جمہور کے نزدیک ''ضعیف ' ' ہے ، اس کے بارے میں حافظ ہیثمی فرماتے ہیں:
ضعفہ الجمہور ۔ ''جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ۔''(مجمع الزوائد : ١٠/١١٠)
حافظ ابنِ حجر کہتے ہیں : ضعیف عند الجمہور ۔ ''جمہور کے نزدیک ضعیف ہے ۔''(نتائج الافکار: ٢٥٣)
★٣ حدیث ابنِ عمر :
مثل أصحابی مثل النّجوم ، یهتدٰی بها ، فبأیّهم أخذتم بقولہ اهتدیتم ۔(مسند عبد بن حمید : ٧٨٣)
تبصرہ :
اس کی سند سخت ترین ''ضعیف '' ہے ، اس کا راوی حمزہ بن ابی حمزہ الجزری ''متروک ، متہم بالوضع '' ہے ۔ (التقریب : ١٥١٩)
★٤ حدیثِ أبی ہریرہ :
مثل أصحابی مثل النّجوم ، من اقتدٰی بشیءٍ منها اهتدٰی ۔(مسند القضاعی : ١٣٤٦)
تبصرہ :
★١ اس کی سند میں جعفر بن عبدالواحد الہاشمی راوی ''کذاب '' ہے ۔(التلخیص الحبیر : ٤/١٩١)
حافظ ذہبی کہتے ہیں: هٰذا الحدیث من بلایا جعفر بن عبد الواحد ۔ ''یہ حدیث جعفر بن عبدالواحد کی مصیبتوں میں سے ہے ۔''(میزان الاعتدال : ١/٤١٣)
★٢ اس میں اعمش کی'' تدلیس'' بھی ہے ۔
★٥ حدیثِ ابنِ عباس :
انّ أصحابی بمنزلۃ النّجوم فی السّماء ، فأیّها أخذتم بہ اهتدیتم ، واختلاف أصحابی لکم رحمۃٌ ۔ ''میرے صحابہ آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں ، جس کا دامن پکڑ لوگے ، ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے ، میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لیے باعثِ رحمت ہے ۔''(المدخل للبیهقی : ١٥٢،

الکفایہ للخطیب ، ص: ٩٥)
تبصرہ :
اس کی سند سخت "ضعیف " ہے ، کیونکہ :
★١ اس کے راوی سلیمان بن ابی کریمہ کو جمہور نے "ضعیف" کہا ہے ،
نوٹ : السّنہ لأبی ذر الھروی میں مندل بن علی العنزی(ضعیف عند الجمہور)نے اس کی متابعت کر رکھی ہے(التلخیص: ٤/١٩١)
★٢ اس کا راوی جویبر بن سعید الازدی سخت ترین "ضعیف " ہے ۔
★٣ الضحاک بن مزاحم نے عبداللہ بن عباس سے سماع نہیں کیا ۔(اتحاف المھرۃ لابن حجر : ٧/٢٤٨)
★٦ حدیثِ جواب بن عبیداللہ :
انّ مثل أصحابی کمثل النّجوم ھٰھنا وھٰھنا ، من أخذ بنجم منھا اھتدٰی أو بأیّ قول أصحابی أخذتم فقد اھتدیتم ۔(المدخل للبیہقی : ١٥٣)
تبصرہ :
اس کی سند سخت ترین "ضعیف " ہے ، کیونکہ اس میں وہی جویبر راوی ہے ، جس کو امام نسائی (الکامل لابن عدی: ٢/١٢١)اور امام دارقطنی (الضعفاء والمتروکین : ١٤٧)وغیرہ نے "متروک " قرار دیا ہے ۔
اس کے بارے میں حافظ بیہقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :
ھٰذا حدیث متنہ مشہور وأسانیدہ ضعیفۃٌ ، لم یثبت فی ھٰذا اسنادٌ
حافظ ابنِ حجر اس سند کے بارے میں لکھتے ہیں : ہٰذا مرسلٌ أو معضلٌ(تخریج احادیث المختصرۃ : ١/١٤٦)
★٧ حدیثِ انس :
مثل أصحابی مثل النّجوم یھتدٰی بھا،فاذا غابت تحیّروا۔(مسند بن ابی عمر(المطالب لابن حجر:٤١٥٦)
تبصرہ :
اس کی سند سخت ترین "ضعیف " ہے ،کیونکہ :
★١ اس میں زید العمی راوی ہے ، جس کا حال بیان ہو چکا ہے ۔
★٢ یزید الرقاشی راوی "ضعیف " ہے ۔(التّقریب : ٧٦٨٣)اس کو امام نسائی اور امام حاکم نے "متروک " قرار دیا ہے ۔(تہذیب التھذیب : ١١/٢٧٠)
حافظ ہیثمی کہتے ہیں : ضعّفہ الجمہور۔"جمہور نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے ۔"(مجمع الزوائد : ١/١٠٥)
★٣ اس میں سلام بن سلیم الطویل "متروک " ہے ۔(التقریب : ٢٧٠٢)
حافظ ابنِ حجر نے اس کی سند کو "ضعیف " کہا ہے ۔(المطالب العالیہ لابن حجر : ٤/١٤٦)
الحاصل : یہ روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ سخت ترین "ضعیف" ہے ۔
فائدہ :
سیدنا ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن )نبی ئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف سر مبارک اٹھایا اور آپ بکثرت آسمان کی طرف سر مبارک اٹھاتے تھے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
النّجوم أمنۃ للسّماء ، فاذا ذھبت النّجوم أتی السّماء ما توعد ، وأنا أمنۃ لأصحابی ، فاذا ذھبت أنا أتی أصحابی ما یوعدون ، وأصحابی أمنۃ لأمّتی ، فاذا ذھب أصحابی أتی أمّتی ما یوعدون ۔
"ستارے آسمان کی حفاظت کا سامان ہیں ، جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان پر وہ (آفت )آ جائے گی ، جس کا اس سے وعدہ کیا گیا ہے ، میں اپنے صحابہ کے لیے حفاظت کا سامان ہوں ، جب میں (دنیا سے )چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ (فتنے )آئیں گے ، جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ، میرے صحابہ میری امت کے لیے حفاظت کا سامان ہیں ، جب میرے صحابہ(دنیاسے) چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ (فتنے)آجائیں گے ، جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ۔"(صحیح مسلم : ٢٥٣١)
حافظ ذہبی رحمہ اللہ حافظ بیہقی رحمہ اللہ کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں :
ھو یؤدّی صحّۃ التّشبیہ للصّحابۃ بالنّجوم خاصّۃ ، امّا فی الاقتداء ، فلا یظھر من حدیث أبی موسیٰ ۔

''یہ حدیث صحابہ کو ستاروں سے صرف تشبیہ دینے کو صحیح قرار دیتی ہے ، رہا (کسی ایک صحابی کی) اقتدا کا معاملہ ، تو وہ ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت نہیں ہوتا ۔''(تلخیص المستدرک : ٤/١٩١)